اے کاش فضول گوئی کی عادت نکل جائے

22-February-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ پاک فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ (1)

1 ۔۔۔ کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ ۔۔۔ الخ، الجزء ۱، ۱/ ۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

www.dawateislami.net

یا نبی! بے کار باتوں کی ہو عادت مجھ سے دُور
بس دُرُودِ پاک کی ہو خُوب کثرت یا رسول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زبان(Tongue) **اللہ** پاک کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، جو اس نعمت کا اچھا استعمال کرتا ہے تو اس سے دُنیا میں بھی فائدہ اُٹھاتا ہے اور آخرت میں بھی اس کی برکتیں دیکھے گا۔ لیکن جو اپنی زبان کو کُھلی آزادی دے کر اس کی لگام ڈِھیلی چھوڑ دیتا ہے تو وہ دنیا و آخرت میں ذِلَّت و رُسوائی کا مُنہ دیکھتا ہے۔ آج ہم **زبان کی حفاظت** سے مُتَعَلِّق مختلف مدنی پُھول سُننے کی سعادت حاصل کریں گے، آیئے! سب سے پہلے ایک ایمان افروز حکایت سُنتے ہیں، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عُمر بن سُلَیم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام اپنے حوّاریوں کے پاس اس حالت میں تشریف لے گئے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے جسمِ اَنور پر اُون کا جُبَّہ تھا۔ ننگے پاؤں تھے اور سر پر بھی کوئی کپڑا وغیرہ نہیں تھا اور آنکھوں سے آنسو رَواں تھے، بُھوک (Hunger) کی وَجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا رَنگ مُتغَیَّر (تبدیل) ہو گیا تھا اور پیاس کی شِدّت سے ہونٹ بالکل خُشک ہو چکے تھے۔ آپ نے اپنے حَواریوں کو سلام کیا اور کچھ نصیحتیں کرنے کے بعد زبان کی حفاظت کے بارے میں مدنی پُھول لُٹاتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم فُضول گوئی سے بچتے رہو، کبھی بھی ذِکْرُ اللہ کے علاوہ اپنی زبان سے کوئی لفظ نہ نکالو، ورنہ تمہارے دل سَخت ہو جائیں گے، بے شک دل نَرم ہوتے ہیں لیکن فُضول گوئی اِنہیں سَخت کر دیتی ہے اور جس شخص کا دل سَخت ہو جائے، وہ اللہ پاک کی رَحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ (عیون الحکایات، ۱/ ۱۸۵ ملتقطا) **آیئے! دُعا کرتے ہیں:**

بولوں نہ فضول اور رہیں نیچی نگاہیں　　آنکھوں کا زباں کا دے خدا قفلِ مدینہ
دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں　　ہر عضو کا عطاؔر لگا قفلِ مدینہ

www.dawateislami.net

(وسائلِ بخشش مرمم،۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا اللہ پاک کے نبی حضرت سَیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حَواریوں (یعنی اپنے رُفقاء) کو جو نصیحتیں فرمائیں ان میں **فُضول گوئی** سے بچنے اور اپنی زبان کو ذِکْرُ اللہ سے تر رکھنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ فُضول گوئی **دل کی سختی** کا بھی سبب ہے۔

حضرت سَیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں: جب تم اپنے دل میں قَساوَت (سختی)، بدن میں سُستی اور رِزق میں تنگی محسوس کرو تو سمجھ لو کہ تم سے کہیں فضول اور لَا یَعْنِی کلمے نکل گئے ہیں جس کا یہ نتیجہ ہے۔ (منہاج العابدین، ص۷۵)

یاد رکھئے! اس زبان کے ذَریعے ہم جہاں ذکر و دُرُود، نعت و بیان اور نیکی کی دعوت دے کر نیکیاں کرکے جنّت کی اَبدی نعمتوں کے حقدار بن سکتے ہیں، وہیں اس کے غلط استعمال مثلاً کُفریہ کلمات، حرام کلمات، کسی کی غیبت کرنے، چغلی کھانے، گالی دینے وغیرہ جیسے گناہوں کے مُرتکب ہوکر عذابِ نار میں گرفتار بھی ہوسکتے ہیں۔ افسوس! فی زمانہ زبان کی حفاظت کا تصوُّر تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے، ہمیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہے کہ گوشت کا یہ چھوٹا سا ٹکڑا جو دو ہونٹوں اور دو جبڑوں کے پہرے میں ہے، کس طرح ہمارے پورے وُجود کو دُنیوی و اُخروی مَصائب میں مُبتلا کرسکتا ہے۔ مگر نتائج (Results) سے بے پرواہو کر بغیر سوچے سمجھے بولتے چلے جانا ہماری عادت بن چکی ہے۔

www.dawateislami.net

یاد رکھئے! بسا اوقات ہم اپنی آواز ریکارڈ کرکے جب کسی کو بھیجتے ہیں، مثلاً واٹس ایپ(Whatsapp) کے ذریعے کوئی بات کسی تک پہنچادی، لیکن **بعد میں غور کرتے** ہیں کہ جو بات میں نے کہی تھی، مجھے نہیں کرنی چاہئے تھی، یا جو نہ کہنے والا تھا وہ بھی میں نے کہہ دِیا، اب بات نکل جانے کے بعد **شرمندگی** کی وجہ سے اُسے فوراً حذف (Delete) کردیتے ہیں کہ اُس کے سننے سے پہلے ہی **حذف**(Delete) ہو جائے، یاد رکھئے! اگرچہ وہ بات موبائل سے یا کسی اور طریقے سے حذف(Delete) تو ہو جائے گی مگر ہمارے **نامۂ اعمال** میں تو لکھی رہ جائے گی۔ لہٰذا ہمیں یہ مدنی سوچ بنانی چاہئے کہ ہم پہلے غور کریں کہ مجھے بولنا کیا ہے! آیئے! مل کر نعرہ لگاتے ہیں:

پہلے تولو!!! بعد میں بولو۔۔ پہلے تولو!!! بعد میں بولو۔۔ پہلے تولو!!! بعد میں بولو

یاد رکھئے! ہماری زبان سے نکلا ہوا ایک ایک حرف اللہ کریم کے معصوم فرشتے لکھتے ہیں، جیسا کہ پارہ 26 سُوْرَۂ قٓ کی آیت نمبر 18 میں ارشادِ ربِّ کریم ہے:

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنز الایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک مُحافظ تیار نہ بیٹھا ہو

تم پر کچھ نگہبان ہیں:

حضرت سَیِّدُنا عطاء بن اَبی رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: **تم سے پہلے کے لوگ فُضول کلام** ناپسند کرتے تھے اور ان کے نزدیک قرآن وسُنَّت، نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے منع کرنے اور دُنیاوی زندگی کی ضرورت کے علاوہ ہر کلام فضول تھا، کیا **تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ بے شک تم پر کچھ مُعَزَّز** لکھنے والے نگہبان ہیں جن میں ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں، کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ

www.dawateislami.net

اس کے پاس ایک مُحافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے حیا نہیں کرتا کہ جب اس کا نامۂ اعمال کھولا جائے کہ جسے اس نے اپنے دن کی اِبتدا ہی میں بھر دیا تھا تو اس میں اکثر وہ باتیں ہوں جن کا دِین و دنیا سے کوئی تعلق نہ ہو۔ (احیاء العلوم، ۳/ ۳۴۸)۔ آیئے **فضول اور بیکار باتوں** سے بچنے کی دُعا کرتے ہیں:

میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ
کروں تیری حمد و ثنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہماری زبان سے نکلا ہوا ہر ایک لفظ فرشتے لکھتے ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے کہ ہم دن بھر میں نہ جانے کتنی فضول گفتگو کرتے ہیں، نہ جانے کتنے لوگوں کی غیبت و چغلی کرتے ہیں، نہ جانے کیسی کیسی فحش باتیں اپنی زبان سے نکالتے ہیں، زبان درازی کی وجہ سے کتنوں کو لاجواب کر دیتے ہیں، فضول بحث و مُباحَثہ میں کوئی ہم سے جیت نہیں سکتا مگر کبھی ہم نے یہ بھی سوچا کہ **فضول گوئی** کی وجہ سے کہیں ہمارا **دل سخت** تو نہیں ہو گیا؟ زبان کی آفتوں کی وجہ سے کہیں **نیکیوں سے محروم** تو نہیں ہو رہے؟ **فضول گوئی** کی وجہ سے کہیں تِلاوتِ قرآن کی توفیق چھین تو نہیں لی گئی؟ کیا کبھی غور کیا کہ **فضول گوئی** میں کئی کئی گھنٹے گزر جاتے ہیں، مگر چند **منٹ کی تلاوت** اور ذِکْرُ اللہ کے لیے دِل گھبراتا ہے، نفس نیکی کے اس کام میں راضی ہی نہیں ہوتا، بہت جلد **اُکتاہٹ** ہونا شروع ہو جاتی ہے، اگر کوئی عاشقِ رسول **نیکی کی دعوت اور نصیحت** پر مشتمل مدنی پھول ہماری طرف بڑھائے تو دِل قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا، کبھی ہم نے یہ بھی سوچا کہ ان فضول باتوں اور بحثوں سے دنیا میں ہم لوگوں کو

خاموش تو کروا سکتے ہیں، ان پر اپنی دھاک تو بٹھا سکتے ہیں لیکن کل بروزِ قیامت جب میدانِ محشر قائم ہوگا ، حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی اپنی اُمّتوں کے ساتھ جلوہ فرما ہوں گے، اولیائے کرام اور ہمارے وہ مُتعلقین اور محبین بھی موجود ہوں گے جن کے سامنے دنیا میں ہماری عزّت تھی، ایسے میں سورج آگ برسا رہا ہوگا، تانبے (Copper) کی دہکتی زمین ہوگی اور ہر ایک نے اپنے نامۂ اعمال کو سب کے سامنے پڑھ کر سُنانا ہوگا۔ چنانچہ پارہ 15 سُوْرَۂ بنی اِسْرائیل آیت نمبر 13،14 میں ارشادِ خُداوندی ہے:

وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًاؕ ﴿۱۴﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نَوِشتہ (تحریر) نکالیں گے جسے کُھلا ہوا پائے گا، فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ (اعمال) پڑھ آج تُو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے! بروزِ محشر تمام اوّلین وآخرین کی موجودگی میں اپنا وہ نامۂ اعمال کس طرح پڑھ کر سُنائیں گے ؟جو فُضول گفتگو سے بھرپور ہوگا، جو نامۂ اعمال گالی گلوچ اور بدکلامی سے آلودہ ہوگا، جس میں مسلمانوں سے مُتَعَلِّق دل توڑنے والے جُملے موجود ہوں گے ، جس نامۂ اعمال میں مسلمانوں کی غیبت وچُغلی اور جھوٹ جیسے گُناہ موجود ہوں گے ؟ وہ نامۂ اعمال سب کے سامنے کیسے سُنا پائیں گے ،کیسے لوگوں سے آنکھیں ملا پائیں گے ؟ لہٰذا ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ کم سے کم گفتگو کریں اور فضول باتوں سے بچتے ہوئے صرف کام کی بات کریں یا اچھی بات کریں کیونکہ فُضول باتیں کرنے میں ہمارا

www.dawateislami.net

نُقصان ہی نُقصان ہے۔

حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 4 وُجُوہات کی بِنا پر فُضُول باتوں کے نُقصان بیان کرتے ہیں: (1) فُضُول باتیں کِراماً کاتِبین (یعنی اعمال لکھنے والے فِرِشتوں) کو لکھنی پڑتی ہیں، لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ ان سے شَرْم کرے اور انہیں فُضُول باتیں لکھنے کی تکلیف نہ دے۔ (2) فُضُول باتوں کی مَذمَّت وبُرائی میں دوسری وجہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بات اچّھی نہیں کہ فضول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ اللہ کریم کی بارگاہ میں پیش ہو۔ (3) فُضُول باتوں کی مَذمَّت کی تیسری وجہ یہ ہے کہ اللہ کے دربار میں تمام مخلوق کے سامنے بندے کو حکم ہو گا کہ اپنا اعمال نامہ پڑھ کر سناؤ! اب قِیامت کی خوفناک سختیاں اس کے سامنے ہوں گی، انسان بے لباس ہو گا، سخت پیاسا ہو گا، بھوک سے کمر ٹُوٹ رہی ہو گی، جنَّت میں جانے سے روک دیا گیا ہو گا اور ہر قسم کی راحت اُس پر بند کر دی گئی ہو گی، (غور کیجئے ایسے تکلیف دِہ حالات میں فُضول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ پڑھ کر سُنانا کس قَدَر پریشان کُن ہو گا!) (4) فُضُول باتوں کی مَذمَّت کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ بروزِ قیامت بندے کو فُضول باتوں پر مَلامت کی جائے گی اور اُس کو شرمندہ کیا جائے گا۔ بندے کے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہو گا اور وہ اللہ پاک کے سامنے شرم وندامت سے پانی پانی ہو جائے گا۔ (**مِنهاجُ العابِدین، ص۷۶**)۔ **اے کاش!**

میری زبان تَر رہے ذِکر و دُرود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضول

(وسائل بخشش مرمم، ص۲۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بروزِ محشر اس رُسوائی سے خود کو بچانے کیلئے زبان کی حفاظت کا ذِہن بنائیے، فُضول گفتگو سے بچنے کی عادت بنائیے کہ کم بولنا ایسا عمل ہے کہ اس پر ابُوالبشر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے اس کا عہد (Promise) لیا گیا ہے، چنانچہ

ابّا جان! آپ بولتے کیوں نہیں؟

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام جب زمین پر بھیجے گئے تو آپ کی خوب اولاد ہوئی۔ ایک دن آپ کے بیٹے، پوتے اور پڑپوتے سب آپ کے پاس جمع ہو کر باتیں کر رہے تھے جبکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام خاموش بیٹھے رہے اور کوئی گفتگو نہ فرمائی۔ اولاد عرض گزار ہوئی: ابا جان! کیا بات ہے ہم گفتگو کر رہے ہیں اور آپ خاموش ہیں؟ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹو! جب اللہ کریم نے مجھے اپنے قُرب (یعنی جنت) سے زمین پر اُتارا تو مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ اے آدم! گفتگو کم کرنا یہاں تک کہ میرے قُرب میں لوٹ آؤ۔ (تاریخ بغداد، ۷/۳۳۹، رقم: ۳۸۴۳: ابو علی مؤدب حسن بن شبیب)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ کم سے کم گفتگو کرنے کی کس قدر اَہمیّت ہے کہ خود ربِّ کریم اپنے برگزیدہ نبی حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو کم گفتگو کرنے کا حکم ارشاد فرما رہا ہے تو ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرنے اور اسے فضول باتوں سے بچانے کیلئے کس قدر اِحتیاط کی حاجت ہے۔ **افسوس صد افسوس!** ہم نہ زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کا ذہن رکھتے ہیں اور نہ کثرتِ کلام اور بے تحاشا فضول گفتگو کرنے سے گھبراتے ہیں۔ یہ زبان ہی تو ہے جس کے غلط استعمال کی وجہ سے کئی لوگ

www.dawateislami.net

جہنّم (Hell) میں داخل کئے جائیں گے، جیسا کہ

بُری بات دوزخ میں اوندھے منہ گرائے گی!

حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک روز گھر سے باہر تشریف لائے اور سُواری پر سُوار ہوئے تو حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مُبارک منہ کی طرف اشارہ کرکے ارشاد فرمایا: نیکی کی بات کے علاوہ خاموش رہنا۔ عرض کی: ہم زبان سے جو کچھ بولتے ہیں کیا اس پر اللہ پاک ہماری پکڑ فرمائے گا؟ تو سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے مُعاذ! زبانوں کا کہا ہوا ہی لوگوں کو اوندھے مُنہ جہنم میں گرائے گا۔ تو جو اللہ کریم اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا بُری بات سے خاموش رہے۔ (پھر ارشاد فرمایا:) اچھی بات کہو فائدے میں رہو گے اور بُری باتوں سے خاموش رہو سلامت رہو گے۔

(مستدرک حاکم، کتاب الادب، قولوا خیرا تغنموا۔۔۔الخ، ۵/۴۰۷، حدیث: ۷۸۴۴، بتغیر قلیل)

فضول اور بیکار باتوں کے بدلے

کروں کاش! ہر دم مدینے کی باتیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ۲۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے فائدہ گفتگو کی تعریف:

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سلامت رہنے کا کتنا پیارا نسخہ اِرشاد فرمایا کہ سلامتی اسی میں ہے کہ بندہ اپنی زبان سے اچھی بات نکالے اور بُری باتوں سے بچتا رہے۔ یاد رکھئے! زبان کا قُفلِ مدینہ لگانے اور فُضول گفتگو کی آفات سے بچنے میں ہم اسی وقت کامیاب ہو سکیں گے جب ہمیں معلوم ہو کہ فضول گفتگو کہتے کسے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں

حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **بے فائدہ گفتگو کی تعریف** (Definition) یہ ہے کہ تمہارا ایسا کلام کرنا کہ اگر اس سے رُک جاتے تو گناہ گار نہ ہوتے اور نہ ہی فی الحال یا آئندہ کوئی نقصان ہوتا۔ مثلاً تم کسی مجلس میں لوگوں کے سامنے اپنے سفر کا ذکر کرو اور اس میں جو پہاڑ اور نہریں دیکھیں اور جو واقعات تمہارے ساتھ پیش آئے انہیں بیان کرو، اسی طرح جو کھانے اور کپڑے تمہیں اچھے لگے انہیں اور مختلف شہروں کے مشائخ کی تعجب خیز باتیں اور ان کے تعجب انگیز واقعات ذکر کرو۔ تو یہ وہ امور ہیں کہ اگر تم انہیں بیان نہ بھی کرتے تب بھی گنہگار نہ ہوتے اور نہ ہی کوئی نقصان اُٹھاتے۔ پھر اگرچہ تم اس بات کی بھرپور کوشش کرو کہ واقعہ بیان کرنے میں کوئی کمی بیشی نہ ہو جائے اور نہ اس میں کسی کی غیبت اور نہ مخلوقِ خُدا کی مَذَمَّت ہو، ان ساری احتیاطوں کے باوجود بھی تم اپنا وقت برباد کرنے والے ہوگے اور فضول گفتگو کی آفات سے کیسے بچ سکو گے۔ (احیاء العلوم، ۳/۳۴۵، ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بے فائدہ کلام سے مُراد یہ ہے کہ جس کے نہ کرنے سے کوئی نقصان نہ ہو، بس ہمیں بات کرنے سے پہلے اس کے نتیجے پر غور کر لینا چاہیے کہ اس سے میری آخرت کا کوئی فائدہ ہے یا نہیں؟ اگر فائدہ ہو تو کی جائے ورنہ خاموشی اختیار کی جائے۔ ہمارے ذہنوں میں اگر فضول اور بے ہودہ گفتگو کے سبب بروزِ محشر رُسوائی کا تصور ہو گا تو ہم کم گفتگو کرنے والے اور

www.dawateislami.net

فُضول گفتگو سے بچنے والے بن جائیں گے کیونکہ جسے کوئی دُنیاوی فکر لاحق ہوتی ہے تو وہ اس کے بارے میں سوچتا رہتا ہے، مثلاً کسی کے ماں باپ یا رشتہ دار کا اچانک انتقال (Death) ہوجائے، یا چلتا ہوا کاروبار اچانک کسی حادثے کا شکار ہوجائے یا بند ہوجائے، بات بات پر گھریلو جھگڑے شروع ہوجائیں تو بندے پر خاموشی طاری ہوجاتی ہے، اسی طرح اگر ہمیں جہنم کے عذابات کا تذکرہ سن کر فکرِ آخرت نصیب ہوجائے، خوفِ خدا سے ہمارا دل لرز جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے لبوں پر بھی خاموشی طاری ہوجائے گی۔ مگر ہم تو کسی پل خاموش نہیں رہتے، ہر وقت بغیر سوچے سمجھے بولے چلے جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنے پیارے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ہمارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بہت کم گفتگو فرمایا کرتے تھے، اکثر خاموش رہا کرتے تھے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بہت زیادہ خاموش رہا کرتے تھے۔

(مسند امام احمد، مسند البصریین، حدیث جابر بن سمرۃ، ۷/۴۰۴، حدیث:۲۰۸۳۶ ملتقطا)

حکیمُ الامت حضرت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خاموشی سے مُراد دُنیاوی کلام سے خاموشی (ہے) ورنہ حضورِ اقدس (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زبان شریف اللہ (پاک) کے ذِکر میں تر رہتی تھی، لوگوں سے بِلاضرورت کلام نہیں فرماتے تھے، یہ ذِکر ہے جائز کلام کا، ناجائز کلام تو عُمر بھر زبان شریف پر آیا ہی نہیں۔ حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) سراپا حق ہیں، پھر آپ تک باطل کی رسائی کیسے ہو۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۸۱)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ

www.dawateislami.net

پاک کا ذِکر "**حدائقِ بخشش**" میں یوں کرتے ہیں:

میں نثار تیرے کلام پر ملی یُوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سُخن ہے جس میں سُخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۷)

مختصر وضاحت: اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، میں آپ کے کلام پر قربان جاؤں، دُنیا میں یوں تو زبان دانی اور قَادِرُ الْکَلَامی کی مہارت بہت سے لوگوں کو حاصل ہوئی، لیکن آپ کا کلام ، ایسا کلام ہے کہ اِس میں کوئی کلام کر ہی نہیں سکتا اور آپ کا بیان ایسا بیان ہے کہ کوئی اس کو کَمَاحَقُّہٗ بیان کر ہی نہیں سکتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ صرف خود زبان کی حفاظت فرماتے بلکہ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُمّت کو بھی خاموشی اختیار کرنے کی بہت زیادہ ترغیب دِلائی بلکہ تاکید فرمائی ہے، آیئے! خاموشی کے فضائل پر مشتمل **6 فرامینِ مُصطفٰے** صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے۔ چنانچہ،

(1) ارشاد فرمایا: "کیا میں تمہیں سب سے عمدہ اور سب سے آسان عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابیِ رسول نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیوں نہیں، ضرور ارشاد فرمایئے۔ ارشاد فرمایا: وہ حُسنِ اخلاق اور طویل خاموشی ہے، ان دونوں کو لازِمی اختیار کرلو کیونکہ تم اللہ کریم کی بارگاہ میں ان جیسا کوئی اور عمل نہیں لے جاسکتے۔" (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وآداب اللسان، ۷/۳۴۶، حدیث: ۶۵۰)

(2) ارشاد فرمایا: خاموشی سب سے بلند عبادت ہے۔ (تاریخ اصبھان لابی نعیم، ۲/ ۳۴، رقم: ۹۹۹، عبد اللہ بن محمد بن موسی البازیار)

(3) ارشاد فرمایا: جو سلامت رہنا چاہتا ہے، اُس پر خاموشی لازم ہے۔ (مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۲۷۱، حدیث: ۳۵۹۵)

(4)ارشاد فرمایا: جو خاموش رہا اس نے نَجات پائی۔(ترمذی،کتاب صفة القیامة،رقم:۲۵۰۹، ۲۲۵/۴)

(5)ارشاد فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت نہیں پا سکتا جب تک اپنی زَبان کو روکے نہ رکھے۔

(المعجم الاوسط،حدیث:۶۵۶۳، ۵۵/۵)

(6)ارشاد فرمایا: خُوشخبری ہے اس شخص کیلئے جو اپنا زائد کلام بچا کر رکھے اور زائد مال خرچ کر دے

۔ (المعجم الکبیر،مسند رکب المصری،رقم:۶۱۶۴، ۷۲/۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ خاموشی کے کس قدر فضائل ہیں،**خاموشی اختیار کرنا** عُمدہ عمل ہے۔**خاموشی اختیار کرنا** بہترین عبادت ہے۔**خاموشی اختیار کرنا** سلامتی کی دلیل (Proof) ہے۔**خاموشی اختیار کرنا** باعثِ نجات ہے۔**خاموشی اختیار کرنا** ایمان کی حقیقت کو پانے کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا ان احادیثِ مُبارکہ میں بیان کردہ فضائل کو پانے کیلئے خود بھی زبان کی حفاظت کیجئے اور اپنے گھر والوں کو بھی **زبان کا قفلِ مدینہ** لگانے کا ذہن دیجئے، کیونکہ بسا اوقات غیر ضَروری باتیں کرتے کرتے"**گناہوں بھری**"باتوں میں جا پڑنے کا قَوی اِمکان رہتا ہے،لہٰذا **خاموشی میں ہی بھلائی** ہے۔

یا ربّ نہ ضَرورت کے سِوا کچھ کبھی بولوں!   اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے   اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
ہر لَفظ کا کس طرح حساب آہ! میں دُوں گا   اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم،۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کی حفاظت کا جَذبہ پانے اور فُضُول گوئی سے خود کو بچانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور 12 مَدَنی کاموں میں عملی طور پر حصّہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مَدَنی قافلہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مدنی قافلہ** علمِ دِین کے حصول کا ذریعہ ہے۔**مدنی قافلے** کی برکت سے فرائض و واجبات کی پابندی نصیب ہوتی ہے، مدنی قافلے کی برکت سے سُنّتوں پر عمل کا موقع ملتا ہے، مدنی قافلے کی برکت سے **اِشراق، چاشت، اوّابین اور تہجد** پڑھنے کی سعادت ملتی ہے۔ عموماً مدنی قافلے مسجدوں میں قیام کرتے ہیں اور **مساجد میں عبادت** کی نیت سے ٹھہرنے والوں کی تو کیا ہی بات ہے کہ

نبی کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس خوش نصیب کے بارے میں 3 باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ (1) اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے (2) یا وہ حکمت بھرا کلام کرتا ہے۔ (3) یا رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الصلوۃ، باب الترغیب فی لزوم المساجد...الخ، ۱/۱۶۹، رقم:۵۰۳ ماخوذاً)

آیئے! ہم بھی نیّت کرتے ہیں کہ سُنّتوں کی خدمت کرنے اور مسلمانوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کریں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، ہر 12 ماہ میں 1 ماہ اور زندگی میں 1 بار **یکمشت 12 ماہ** کے مدنی قافلے میں بھی سفر کی سعادت حاصل کریں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ آیئے! مدنی قافلوں میں سفر کا مزید جذبہ بڑھانے کیلئے ہاتھوں ہاتھ **مدنی قافلے** کی ایک مدنی بہار سُنئے اور جھومئے، چنانچہ

ٹانگوں کے درد سے نجات مل گئی

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کی ٹانگوں میں اس قدر شدید درد رہتا تھا کہ اُٹھنا بیٹھنا مُشکل ہو گیا تھا۔ اس درد سے نجات پانے کیلئے انہوں نے بہت رقم خرچ کی۔ باب الاسلام سندھ کے علاوہ پنجاب کے کئی ڈاکٹروں سے بھی علاج کروایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ان کی ملاقات ہوئی، دورانِ گفتگو اس نے اسلامی بھائی سے اپنی تکلیف کا اظہار کیا تو انہوں نے شفقت بھرے انداز میں **اِنفرادی کوشش** کی اور انہیں مدنی قافلے میں سفر کی برکات بتاتے ہوئے کہا کہ آپ نے اتنا علاج کروایا ہے، اگر چاہیں تو ایک کوشش یہ بھی کر کے دیکھیں کہ مدنی قافلے کی برکت سے جہاں ہزاروں لوگوں کے مسائل حل ہوئے ہیں، وہیں اِنْ شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ راہِ خدا میں سفر کی برکت سے آپ کو بھی فائدہ ہو گا۔ ان اسلامی بھائی کی یہ باتیں ان کے دل پر اثر کر گئیں اور وہ 3 دن کے مدنی قافلے کے لئے تیار ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جب انہوں نے مدنی قافلے میں سفر کیا تو وہاں رو رو کر اپنی بیماری سے شفا کیلئے دعا کی، ان کی دعا قبول ہوئی اور مدنی قافلے کی برکت سے انہیں درد سے نجات مل گئی۔

مانگو آ کر دُعا، پاؤ گے مدّعا　　در کرم کے کھلیں، قافلے میں چلو
اچّھی صحبت ملے، خوب برکت ملے　　چل پڑو چل پڑیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فضول گوئی کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! بے سوچے سمجھے، جو آیا بول پڑنا، بے حد خطرناک نَتائج کا حامل ہو سکتا اور اللہ پاک کی ہمیشہ ہمیشہ کی ناراضی کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ یقیناً زَبان کا **قُفْلِ مدینہ** لگانے یعنی اپنے آپ کو غیر ضَروری باتوں سے بچانے ہی میں عافِیّت ہے کیونکہ جو زیادہ بولتا ہے عُمُوماً خطائیں (Mistakes) بھی زیادہ کرتا ہے، راز (Secret) بھی فاش کر ڈالتا ہے۔ غیبت و چغلی اور عیب جوئی جیسے گناہوں سے بچنا بھی ایسے شخص کیلئے بَہُت دشوار ہوتا ہے بلکہ فضول بولنے کا عادی بعض اوقات **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ کُفریات بھی بک ڈالتا ہے۔ آیئے! **فضول گوئی کے چند نقصانات** کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

(1) اپنی عزّت گنوا دیتا ہے:

یہ ایک حقیقت ہے کہ خاموشی اختیار کرنے میں ندامت وشَرمندگی کا اِمکان بہت کم ہوتا ہے، جبکہ زیادہ بولنے والے کو غلطی ہو جانے پر بارہا مُعافی مانگنی پڑتی ہے اور دل میں یہ پچھتاوا بھی رہتا ہے کہ اگر اس موقع پر کچھ نہ بولا ہوتا تو اچھا ہوتا چونکہ میرے بولنے پر سامنے والے نے مجھے کھری کھری سُنا کر 4 آدمیوں میں ذلیل کر دیا، جس سے میری عزّت و وقار بھی خراب ہوا۔ یوں فضول گوئی کرنے والا شخص **اپنی عزّت گنوا بیٹھتا ہے**، حضرت سیّدنا محمد بن نضر حارثی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے: زیادہ بولنے سے وقار یعنی رُعب (Dignity) جاتا رہتا ہے۔ (الموسوعة لابن ابی الدنیا، رقم:۷، ۶۰/۵۲) سچ ہے بول کر پچھتانے سے نہ بول کر پچھتانا اچھا ہوتا ہے کہ جو زیادہ بولتا رہتا ہے وہ مصیبتوں میں بھی زیادہ پھنستا ہے۔

یاالٰہی! فالتو باتوں کی عادت دُور ہو

www.dawateislami.net

کاش!لب پر کوئی بھی جاری نہ ہو بے جا کلام

(وسائلِ بخشش مرمم،۲۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2)فحش کلامی کرتا ہے:

فضول باتیں کرنے کا ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسا شخص بالآخر فحش گفتگو اور بے حیائی کی باتیں بھی کرنے لگتا ہے جو انتہائی بُرا کام ہے اور کسی مسلمان کو ایسی گفتگو کرنا بالکل زیب نہیں دیتا کہ حدیثِ پاک میں ہے:مومن عیب نکالنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گو اور بے حیا نہیں ہوتا۔(ترمذی،۳/۳۹۳،حدیث:۱۹۸۴)اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر خوب بے شرمی و بے حیائی کی باتیں کرکے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں۔

(3)غیبت اور لڑائی جھگڑے میں مبتلا ہو جاتا ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فضول باتیں اور فضول سوالات عام طور پر غیبت اور لڑائی جھگڑے کا باعث بھی بن جاتے ہیں،اگر کسی صحیح مقصد کیلئے کوئی بات پوچھی جائے تو حرج نہیں ہے، لیکن عموماً سوالات کا صحیح مقصد نہیں ہوتا بلکہ پوچھنا برائے پوچھنا ہوتا ہے مثلاً کسی کی چیز دیکھی تو اس سے پوچھنے بیٹھ جاتے ہیں یہ کتنے میں لی ہے ؟ کہاں سے خریدی ہے ؟اس کی گارنٹی کتنے سال کی ہے؟ یادرکھئے !بِلا وجہ یہ باتیں پوچھنا فُضول گفتگو میں شمار ہوتا ہے اورآخرت میں اس کا حساب دینا ہوگا ۔بسااوقات ان سوالات سے غیبت و چغلی اور لڑائی جھگڑوں کا دروازہ کھل جاتا ہے مثلاً کسی نے کرائے پر مکان لیا تو سوال ہوتا ہے کتنے کمروں کا ہے ؟ کرایہ کتنا ہے ؟ اور مکان مالک کیسا ہے ؟ مالک مکان کے

www.dawateislami.net

بارے میں یہ سوال بہت خطرناک ہے اس کا جواب عموماً بلا اجازتِ شرعی کچھ اس طرح گناہوں بھرا ملتا ہے کہ ہمارا مکان مالک بہت سخت مزاج ہے۔بے رحم ہے اور خَر دماغ ہے، کرائے میں ایک دن کی بھی تاخیر برداشت نہیں کرتا۔یادرکھئے! یہ سب غیبت کے زُمْرے میں آتا ہے اور کسی مسلمان کی غیبت کرنا خود کو ہلاکت میں مبتلا کرنا ہے چنانچہ **"غیبت کی تباہ کاریاں"** صفحہ 26 پر ہے: غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے *غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے *بکثرت غیبت کرنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی *غیبت سے نَماز روزے کی نورانیَّت چلی جاتی ہے *غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں *غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے *غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخِر میں جنَّت میں داخِل ہوگا، اَلغَرَض غیبت گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

مجھے غیبت وچغلی و بد گمانی
کی آفات سے تُو بچا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) کُفریات بول دیتا ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ علم سے دُوری کی وجہ سے بعض لوگ اس قدر بے لگام ہوتے جارہے ہیں کہ جو مُنہ میں آتا ہے فوراً بک دیتے ہیں لمحہ بھر بھی نہیں سوچتے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں؟ فضول گوئی کی یہ عادت آدمی کو نہ بولنے کا بُلواتی اور ناکوں چنے چَبواتی ہے اور بعض اوقات بندہ اپنی زبان

www.dawateislami.net

سے **کفریہ کلمات** نکال کر اپنے سب سے قیمتی سرمائے **ایمان** سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، مگر اسے کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی کہ وہ مسلمان نہیں رہا اور اس کا نکاح بھی ٹوٹ گیا، بعض لوگ تو بڑے ہی بے حس ہوتے ہیں، بات بات پر خواہ مخواہ اس طرح تائید طلب کرتے ہیں کیوں بھئی! ٹھیک ہے نا! میں غلط تو نہیں کہہ رہا!"کیا خیال ہے آپ کا؟"اب بات لاکھ ناقابلِ قبول ہو، مگر نہ چاہتے ہوئے بھی **ہاں میں ہاں** ملا کر جھوٹ بولنے کا گناہ کرنا پڑتا ہے، اس طرح فضول بولنے والے لوگ کبھی تو گمراہی کی باتیں بلکہ **مَعَاذَ اللہ** عَزَّ وَجَلَّ! کفریات بک کر بھی حسبِ عادت تائید حاصل کرتے ہیں اور اس طرح کے جملے مثلاً: "کیوں جی ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟" کہہ کر اور سامنے والے سے ہاں کہلوا کر بعض اوقات اس کا بھی ایمان برباد کروا دیتے ہیں؟ کیونکہ ہوش و حواس کے ساتھ کفر کی تائید بھی کفر ہے۔ کفریہ کلمات کے بارے میں مزید اہم معلومات کیلئے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

یارَبّ! نہ ضرورت کے سِوا کبھی کچھ بولوں

اللہ زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! فضول گفتگو ہر طرح سے قابلِ مذمت ہے۔ اس بارے میں امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس میں بے فائدہ کلام بھی شامل ہے اور وہ کلام بھی جو مفید تو ہو لیکن حاجت سے زائد ہو کیونکہ مُفید کام کو مختصر گفتگو کے ذریعے بھی ذِکر کرنا ممکن ہے اور بڑھا چڑھا کر

www.dawateislami.net

اور تکرار کے ساتھ بھی ذِکر کرنا ممکن ہے۔ جب ایک کَلِمہ کے ذریعے اپنے مقصود کو ادا کر سکتا ہے لیکن اس کے باوجود دو کلمے کہتا ہے تو دوسرا کلمہ فضول یعنی حاجت سے زائد ہوگا اور یہ بھی مذموم ہے۔(احیاء العلوم، ۳/۱۴۱) لہٰذا زبان کی حفاظت کرنے کیلئے فضول باتوں سے بچنا بے حد ضروری ہے، ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی ہر ہر ساعت ذِکْرُ اللہ میں بسر ہوتی تھی، مگر پھر بھی وہ نیک لوگ زبان کی کس قدر حفاظت کیا کرتے تھے، آیئے! اس بارے میں ان ہستیوں کے مُبارک اقوال سُنئے، چُنانچہ

کہیں یہ فُضول کلام نہ ہو:

- ❖ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ گفتگو سے بچنے کے لئے اپنے مُنہ میں کنکری رکھا کرتے اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کرتے: یہی وہ چیز ہے جو مجھے ہلاکت کی جگہوں پر لے گئی ہے۔
- ❖ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک شخص مجھ سے کوئی بات کرتا ہے تو اس کا جواب دینا مجھے اتنا زیادہ مرغوب و پسندیدہ ہوتا ہے جتنا ایک پیاسے شخص کو ٹھنڈا پانی بھی نہیں ہوتا لیکن میں اس خوف سے اس کا جواب نہیں دیتا کہ کہیں یہ فضول کلام نہ ہو۔

(احیاء العلوم، ۳/ ۳۴۸)

- ❖ حضرت سیِّدُنا موسٰی بن علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے ایک راہِب (یعنی دنیا سے الگ تھلگ عبادت میں مشغول شخص) کا قول ہے کہ عورت کی زِینت شرم وحیا اور **عقل مند کی زِینت خاموشی** ہے۔(ایک چپ سو سکھ، ص۱۶)

www.dawateislami.net

❖ حضرت سیِّدُنا رُبیع بن خُثَیم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 20 سال تک دُنیاوی گفتگو نہیں کی۔ جب صبح ہوتی تو دَوات، کاغذ اور قلم رکھتے اور جو گفتگو بھی کرتے اسے لکھ لیتے، پھر شام کے وقت اپنے نفس کا مُحاسبہ کرتے۔ (احیاء العلوم، ۳/۳۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین کے نزدیک زبان کی کس قدر اہمیت تھی کہ یہ نیک لوگ ہر گھڑی ذِکرودُرُود میں بسر کرنے کے باوجود بھی فضول باتوں سے بچنے کیلئے مُنہ میں پتھر (Stone) رکھا کرتے تھے اور کوئی بات کرتے تو اسے لکھ لیا کرتے اور شام کو اس کے بارے میں غور وفکر کرتے تھے۔ فی زمانہ اس کی جھلک امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ میں نظر آتی ہے، آپ نہ صرف خود ان بزرگوں کی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہیں بلکہ آپ کے فیضِ تربیت سے لاکھوں لوگ بھی راہِ ہدایت پر گامزن ہوچکے ہیں۔ آپ نے ہمیں زبان کی حفاظت کے بارے میں کئی مَدنی اِنعامات عطا فرمائے ہیں: مثلاً مدنی انعام نمبر 29 میں فرماتے ہیں: آج آپ نے کسی سے ایسے فُضول سوالات تو نہیں کئے جن کے ذَریعے مُسلمان عموماً جُھوٹ کے گناہ میں مُبتلا ہو جاتے ہیں؟ (مثلاً بِلا ضرورت پوچھنا آپ کو ہمارا کھانا پسند آیا؟ وغیرہ) **مدنی انعام نمبر 33** ہے: کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہر) کسی پر تُہمت تو نہیں لگائی؟ کسی کا نام تو نہیں بگاڑا؟ کسی سے گالی گلوچ تو نہیں کی؟ اسی طرح **مدنی انعام نمبر 38** ہے: کیا آج آپ جُھوٹ، غیبت، چُغلی، حسد، تکبُّر اور وعدہ خِلافی سے بچنے میں کامیاب ہوئے؟ **مدنی انعام نمبر 46** ہے: کیا آج آپ نے **زبان کا قُفلِ مدینہ** لگاتے ہوئے فُضول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ اشارے سے اور کم اَز کم 4 بار لکھ کر گفتگو کی؟

غور کیجئے! بیان کردہ مدنی انعامات میں سے ہر ایک **زبان کی حفاظت** سے مُتَعَلِّق کتنا اہم مدنی

انعام ہے، بالخصوص **مدنی انعام نمبر 46** میں فُضول گفتگو سے بچنے کیلئے لکھ کر یا اشارے سے گفتگو کرنے کا ذہن دیا گیا ہے۔ ہمیں بھی فُضول گوئی سے پیچھا چُھڑانے اور خاموشی کی عادت ڈالنے کے لئے روزانہ کم از کم 4 بار لکھ کر گفتگو کرنی چاہیے، اگر کوشش کریں گے تو رفتہ رفتہ ہر بات لکھ کر کرنے کی عادت بن جائے گی، مگر لکھ کر گفتگو کرتے وقت بھی اس بات کا لحاظ رکھنا بے حد ضروری ہے کہ وہ باتیں فُضول نہ ہوں کیونکہ فُضول بات لکھ کر کرنا بھی منع ہے۔

اللہ کریم ہمیں فضول اور بے ہُودہ باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی زبان کو ذِکر و درود سے تر رکھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دَم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ
ہماری فالتو باتوں کی عادت دُور ہو جائے
لگائیں مُستقل قفلِ مدینہ لب پہ ہم مولیٰ

(وسائل بخشش مرمم، ۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شعبہ جات (Departments) میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے۔ ان شعبہ جات میں سے ایک **مجلس**

www.dawateislami.net

مدنی انعامات بھی ہے۔امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش کے مُطابق اسلامی بھائیوں،اسلامی بہنوں اور جامعاتُ المدینہ و مَدارِسُ المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانے اور مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب دِلانے کیلئے مجلس مدنی انعامات کا قیام عمل میں لایا گیا۔امیرِاہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کاش ! دِیگر فرائض وسُنَن کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مَدَنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دستورُالعَمَل بنالیں اور تمام ذِمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے حلْقے میں ان (مَدَنی انعامات کے رسائل)کو عام کردیں اور ہر مسلمان اپنی قَبْروآخِرت کی بہتری کیلئے ان مَدَنی اِنعامات کواِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ پاک کے فضل وکرم سے جَنّتُ الْفِردوس میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کاپڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔

آیئے! ہم بھی نِیّت کرتے ہیں کہ نیکی کے اس عظیم کام میں بڑھ کرچڑھ کرحصہ لیں گے اور نہ صرف خود عمل کریں گے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فُضول گوئی سے بچنے اور زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کی اہمیت اور افادیت سے متعلق ہم نے سُنا،یقیناً☆ زبان کی حفاظت کرنے سے اللہ کریم کی رِضا نصیب ہوتی ہے۔☆ زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کی برکت سے سلامتی نصیب ہوتی ہے۔☆ خاموشی سب سے بلند عبادت ہے۔☆ خاموشی عقل مند کی زینت ہے۔☆ فُضول گوئی سے بچنے والے کو حکمت ودانائی عطا کی جاتی ہے۔☆ کثرتِ کلام اور فضول باتوں کی عادت ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے۔☆ فضول اور بے ہُودہ باتیں ربِّ کریم کو ناپسند ہیں۔

www.dawateislami.net

اللہ کریم ہمیں فُضول گفتگو سے بچتے ہوئے زبان کا قُفلِ مدینہ لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کی حفاظت کا ذہن بنانے، فضول گوئی کی آفت سے بچنے اور دوسروں کو اس کی تباہ کاریاں سنا کر انہیں بچانے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے ان رسائل (1) **"ایک چُپ سو سُکھ"** (2) **خاموش شہزادہ** (3) **میٹھے بول** کا مطالعہ کیجئے۔ ان رسائل میں فضول گوئی کی مذمت، خاموشی کے فوائد اور اہمیت، خاموشی سے متعلق بزرگانِ دِین کے واقعات اور بہت سے مدنی پھول اپنی خوشبو مہکا رہے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے ان رسائل کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ **(Print Out)** بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مَدَنی پھول" سے بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب سُنئے: ☆ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ☆ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ☆ چلاّ چلاّ کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ☆ چاہے ایک دن کا بچّہ ہوا چّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ☆ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ☆ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ☆ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ☆ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ۲۱/۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتابُ الصَّمْت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ۷/۲۰۴ حدیث: ۳۲۵)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"**، اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار　　سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ٦٣٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ واراجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت

www.dawateislami.net

کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(افضل الصلوات علی سید السادات،الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ،ص۶۵)

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔[1]

﴾3﴿ رَحْمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک

1 ...

2 ...القول البدیع،الباب الثانی،ص۲۷۷

www.dawateislami.net

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شَفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[4]

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[2] ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[3] ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

[4] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

www.dawateislami.net

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔(تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث:۴۴۱۵)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

www.dawateislami.net